فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○
(اگر تم خود نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو)
اَلْاِفَاضَاتُ السَّنِیَّۃ
اَلْمُلَقَّبُ بِہٖ
فتاویٰ مہریہ
مجدّدِ دین وملّت، فاتحِ قادیانیت حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہٗ العزیز
باایماء
حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی قدس سرہٗ العزیز
باہتمام
حضرت پیر سیّد غلام معین الدین گیلانی قدس سرہٗ العزیز
حضرت پیر سیّد شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین گولڑہ شریف

بار	پنجم
تعداد	۴۰۰۰
مقام اِشاعت	گولڑہ شریف
تخریج	علامہ سیّد ظفر علی شاہ، علامہ اختر حبیب اختر
گرافک ڈیزائنر	محمد نعیم
پروف ریڈنگ	شیخ الحدیث علامہ مشتاق احمد چشتی، قاری غلام محی الدین
مطبع	پرنٹنگ پروفیشنلز، لاہور فون 042-37553711
ہدیہ	200 روپے

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ جولائی 2010ء

ملنے کا پتہ

کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا) چونکہ ملائکہ اس کمال آدم سے بے خبر تھے۔ ایسا ہی ابلیس بھی **فقالوا ماقالوا** ۔فرق اتنا ہے کہ ملائکہ جتلانے کے بعد سمجھ گئے اور معترف بالقصور ہوئے **فقالوا سبحانک لاعلم لنا الاماعلمتنا**[1] (بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں دیا) اور ابلیس کو علاوہ قصورِ جہل کے غرور بھی تھا لہٰذا **ابیٰ واستکبر الخ**[2] (اس نے انکار کیا اور تکبر کیا) **ھٰکذا قال الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر بماله وماعلیه فی جواب سوال حکیم الترمذی** (اسی طرح حکیم ترمذی کے سوال کے جواب میں شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر نے بمالہ وماعلیہ فرمایا)

۲۔ بشر ہی کو کمالِ استجلاء کے لئے مظہر بنایا گیا ہے اور ملائکہ بوجہ نقص مظہریت کمال سے محروم ٹھہرے اور مظاہر اور مرایا کمالاتِ استجلائیہ سے از گروہِ انبیاء علیہم السّلام سیّدنا ابوالقاسم آنحضرت ﷺ اصالۃً واز جماعتِ اولیاء کرام وارث ۔مصرع

وانی علی قدم النبی بدر الکمال[3]

(اور بے شک میں کمال کے چودھویں کے چاند حضرت نبی اکرم ﷺ کے قدم پر ہوں)

سیدنا عبدالقادرؓ وامثالہٗ وراثۃً مظہرِ اکمل واتم لاسمہ الاعظم ٹھہرے۔ بشر ہی کے لئے تنزل اخیر ہونے کے باعث اس قدر اہتمام ہوا کہ ہیئتِ اجتماعیہ وترکیباتِ اسمائیہ واتصالات واوضاع **انی خمرت طینة آدم** سے لے کر تا ظہورِ جسدِ عنصری ﷺ واتباعہ من الکمل کو متوجہ کیا گیا ہے اور خدام بنائے گئے تا کہ **من رانی فقد رای الحق**[4] (جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا) کا آئینہ وچہرہ علی وجہ الکمال اور پورا حق نما ہو۔ قصہ مختصر بشر ہی ہے کہ جس کو

؎ گر خواہی خدا بینی در چہرۂ من بنگر　　من آئینہ اویم اونیست جدا از من

(اگر تو خدا کو دیکھنا چاہتا ہے تو میرا چہرہ دیکھ میں اس کا آئینہ ہوں وہ مجھ سے جدا نہیں)

ہونے اور کہنے کا استحقاق حاصل ہے۔ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عارف کا بشر کہنا از قبیل ذکر آنحضرت ﷺ بالاسماء المعظمہ ہوا بخلاف غیر عارف کے کہ اس کے لئے بغیر انضمامِ کلماتِ تعظیم صرف لفظِ بشر ذکر کرنا جائز

1. القرآن، البقرہ آیت ۳۲　2. القرآن، البقرہ، آیت ۳۴
3. مجموعہ وظائف چشتیہ قصیدہ غوثیہ　4. مشکوۃ المصابیح کتاب الرؤیا قدیمی کتب خانہ کراچی